بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۷ صفر ۱۳۹۰ھ - ۱۴ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۱۴ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۸۴

قسط اوّل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

کراچی سے روانگی کے بعد تہران، استنبول اور لندن ہوتے ہوئے زیورک میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے احباب کے نام سلام کا تحفہ اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

(مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ از زیورک)

امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اپنے خط محررہ ۶ اپریل ۱۹۷۰ء میں زیورک سے رقمطراز ہیں:-

الحمد للہ کہ حضور پُرنور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا، نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید اور دیگر افرادِ قافلہ (۵ اپریل ۱۹۷۰ء کو) خیریت سے زیورک سوئٹزرلینڈ پہنچ چکے ہیں، ثم الحمد للہ۔ حضور نے یہ سفر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے اور مغربی افریقہ کی عرصے سے پیاسی اقوام کے دلوں میں حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے جھنڈے گاڑنے کے لئے اختیار فرمایا ہے۔

اس مبارک سفر کے آغاز کی کچھ رپورٹ الفضل کے ذریعے احباب کرام اور بہنوں کے ملاحظے میں آچکی ہوگی۔ کراچی میں ورود اور وہاں سے آگے سفر پر روانگی کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ اپریل کو بوقت دوپہر گیارہ بج کر پچپن منٹ پر کراچی ایرپورٹ پر پہنچ گئے جہاں جماعت کراچی کے احمدی احباب اور خواتین اپنے آقا کے استقبال کے لئے بے تابی کے ساتھ والہانہ انداز میں چشم براہ تھے۔ محترم امیر جماعت کراچی چوہدری احمد مختار صاحب کی قیادت میں سب حاضرِ خدمت ہوئے۔ کراچی میں خاصی گرمی تھی جس کی وجہ سے حضور کی طبیعت مضمحل نظر آتی تھی اور تکان کا بھی رُخِ مبارک پر اثر تھا۔ فرمایا بعض کچھ تیز ہے۔ کراچی میں گرمی بہت ہے لیکن سوئٹزرلینڈ میں جہاں سے ہم گزریں گے سخت سردی ہوگی۔ فرمایا رات دیر تک کام کرتا رہا اور تقریباً اڑھائی بجے صبح تھوڑا سا آرام کرنے کا موقع ملا۔

ایرپورٹ سے حضور مکرم چوہدری محمد خالد صاحب ابن حضرت چوہدری محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی پہنچے اور وہیں قیام فرمایا۔ کوٹھی کے وسیع صحن میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور دیر تک اپنے غلاموں کے درمیان تشریف فرما رہے۔

حضور نے فرمایا آجکل بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سیاسی کفر بازی کا بازار گرم ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کے نتیجے میں ہماری نوجوان نسل اسلام سے نعوذ باللہ متنفر نہ ہو جائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت سید ولدِ آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تو یہ کہلوایا کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی میں تمہارے جیسا انسان ہوں اور اس طرح بنی نوع انسان کا شرف اور عزت قائم فرمائی۔ جب تک انسانی عزت قائم نہیں ہوتی دنیا سے فساد دُور نہیں ہو سکتا۔

حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں احمدیہ ہال میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور نے جو الوداعی خطبہ ارشاد فرمایا اس کی رپورٹ احباب بذریعہ الفضل ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مغربی افریقہ کا یہ سفر کئی لحاظ سے بے حد اہم ہے۔ ان قوموں سے صدیوں تک جو ناروا سلوک کیا گیا وہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کس قدر پیار کا سلوک فرمایا ہے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر جاری فرمایا:-

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو کہ انسانِ کامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم ہیں بحیثیت انسان کے حضور بھی اُسی نوع سے تعلق رکھتے ہیں اور اس میں شامل ہیں جس میں مغربی افریقہ کی اقوام شامل ہیں خواہ ان سے علم، طاقت، رنگ و نسل یا کسی اور بناء پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آجکل لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت ضعفِ قلب اور سر درد کی وجہ سے اچانک ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے مقدس و مبارک وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ فروری ۱۹۷۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں میری بیٹی عزیزہ فاخرہ سلمہا کا نکاح عزیز خورشید قادر سلمہٗ ابن مکرم محمد سعید خان صاحب تمغۂ خدمت راولپنڈی کے ساتھ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ فاخرہ محترم شیخ نور احمد صاحبؓ (سابق مختار عام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پڑپوتی ہیں اور عزیز خورشید قادر محترم ڈاکٹر فیض قادر صاحب مرحومؒ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین ٭

(شیخ نور الحق۔ ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ)

• میرا لڑکا ہارون الرشید ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے جس سے اس کی دائیں ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التجا ہے کہ وہ بچے کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(ماسٹر حمید احمد سیالکوٹی۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ فرانکفورٹ سے لیگوس روانہ ہو گئے

فرانکفورٹ۔ مبلغ جرمنی مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مع اہلِ قافلہ ۱۱ ماہ شہادت (۱۱ اپریل) بروز ہفتہ فرانکفورٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس تشریف لے گئے ہیں۔

اس لحاظ سے حضور ایدہ اللہ بفضل اللہ تعالیٰ اسی روز سہ پہر کو لیگوس پہنچ چکے ہیں اور اس طرح حضور کے خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی دورۂ مغربی افریقہ کا عملاً آغاز ہو چکا ہے۔ احباب جماعت خاص تعہد اور التزام کیساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے نتیجہ میں حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر اہلِ قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضور کے اس سفر کو اپنی غیر معمولی برکتوں سے نوازے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ شہادت ۱۳۴۹ ہش

اسلام پوری زندگی پر حاوی ہے

اسلام صرف چند رسومات کا مجموعہ نہیں ہے کہ ان کی پابندی کر کے عبودیت کا حق ادا ہو جاتا ہے جیسا کہ بعض مذاہب نے بگڑ کر صورت اختیار کر لی ہے۔ خود مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں بلکہ آج ایسے ہی لوگوں کی اکثریت ہے جو نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور اقرارِ توحید کے سختی سے پابند ہوتے ہیں لیکن اپنے معمولات زندگی میں بہت بے پرواہ ہوتے ہیں۔ جھوٹ سے کام نکلتا ہو تو جھوٹ بولنے سے نہیں جھجکتے اور اگر کوئی اَور بُرا کام کر کے مراد پوری ہوتی ہو تو اس کو بھی کر گزرتے ہیں۔ لہٰذا اسلام ایک ایسا لائحہ حیات ہے جس کا اثر انسان کی ہر حرکت پر نمایاں ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کے ہر قول و فعل سے اسلامی اصولوں کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو بار بار واضح فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ اس سے تو منع نہیں کرتا کہ انسان دنیا میں کام نہ کرے مگر یہ بات ہے کہ دنیا کے لئے نہ کرے بلکہ دین کے لئے کرے تو وہ موجب برکات ہو جاتا ہے مثلاً خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ بیویوں سے نیک سلوک کرو۔ عاشروھنّ بالمعروف لیکن اگر انسان محض اپنی ذاتی اور نفسانی اغراض کی بناء پر وہ سلوک کرتا ہے تو فضول ہے اور وہی سلوک اگر اس حکمِ الٰہی کے واسطے ہے تو موجب برکات۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ محبت دنیا ان سے کراتی ہے۔ خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے واجعلنا للمتّقین اماماً پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اور مِلک ہے وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اسکو نہ لے جائے مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ مَیں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سُنے ہیں کہ دعا کرو کہ اولاد ہو جائے جو اس جائداد کی وارث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جاوے۔ اولاد ہو جائے خواہ وہ بدمعاش ہی ہو۔ یہ معرفت اسلام کی رہ گئی ہے۔ برخلاف اس کے مومن اگر مکان بناتا ہے تو اس میں بھی اس کی نیت دین ہی کی ہوتی ہے۔ لباس، خوراک، اس کا پھرنا غرض ہر کام دین ہی کے واسطے ہوتا ہے۔ وہ خوراک کھاتا ہے مگر موٹا ہونے کے واسطے نہیں بلکہ اس طرح پر جیسے یکّہ بان کچھ دُور جا کر اپنے ٹٹو کو نہاری اور خوراک دیتے ہیں تاکہ وہ اگلی منزل چلنے کے واسطے تیار ہو جائے اور دم نہ نکل جائے۔ مومن کی غرض بھی خوراک سے یہی ہوتی ہے کیونکہ نفس کا بھی تو ایک حق ہوتا ہے اور اہل و عیال کا بھی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کا حق الگ ہے۔ اگر نفس کے حق کی رعایت نہ ہو تو پھر وہ مر جائے گا اور یہ جوابدہ ہے۔

پس یاد رکھو کہ مومن کی غرض ہر آسائش، ہر قول و فعل، حرکت و سکون سے گو بظاہر نکتہ چینی ہی کا موقع ہو مگر دراصل عبادت ہوتی ہے۔ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں کہ جاہل اعتراض سمجھتا ہے مگر خدا کے نزدیک عبادت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں اخلاص کی نیت نہ ہو تو نماز بھی لعنت کا طوق ہو جاتی ہے۔

مومنوں کو کلوا واشربوا کا حکم دیا۔ اور جو خدا کے لئے نماز نہیں پڑھتے۔ اُن کو ویلٌ للمصلّین فرمایا۔ کلوا ایک امر ہے جب مومن اس کو امر سمجھ کر بجا لاوے تو اس کا ثواب ہو گا اسی طرح عاشروھن بالمعروف امر کی بجاآوری سے ثواب ہوتا ہے لیکن اگر ریاکاری سے نماز بھی ادا کرے تو پھر اس کیلئے ویل ہے۔

اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے تمام اخلاقِ ذمیمہ بھر گئے ہیں اور وہ اخلاص جس کا ذکر مخلصین لہ الدین میں ہوا ہے آسمان پر اُٹھ گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکل کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے وہ خدا جو ہمیشہ یحیی الارض بعد موتھا کرتا رہا ہے۔ اس نے ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے کئی راہیں اختیار کی گئی ہیں۔ ایک طرف مامور کو بھیج دیا ہے جو نرم الفاظ میں دعوت کرے اور لوگوں کو ہدایت کرے۔ دوسری طرف علوم و فنون کی ترقی ہے اور عقل آتی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۳)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ" وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب فضل الذکر اللہ تعالیٰ صفحہ ۹۴۸)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام

تقریر محترم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا کہ آپ کے ذریعہ

"تمام جھوٹے معبودوں پر موت آئے گی اور اس کے بعد تمام خراب استعدادیں بھی دنیا سے اٹھ جائیں گی جو جھوٹے معبودوں کو دل میں جگہ دیتی ہیں۔"

اس وقوعہ کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان"

(اشتہار ۴ جنوری ۱۸۹۷ء تذکرہ صفحہ ۲۲۹)

اس نئی زمین اور نئے آسمان کا نقشہ اللہ کی خاص رحمت سے لحظہ بلحظہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے طفیل اور حضور کے متبعین کی مساعی کے نتیجہ میں ہمارے سامنے آرہا ہے۔ اس نقشہ کا جدید خطہ سکنڈے نیویا ہے۔ اس میں اسلامی نقوش کا رنگ بھرا جا رہا ہے۔ سکنڈے نیویا کے جن علاقوں میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ ڈنمارک سویڈن ناروے اور آئس لینڈ ہیں۔ یہ علاقے شمالی یورپ کا حصہ ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت کا مذہب عیسائیت ہے۔ ۱۹۵۶ء سے پہلے یہاں کبھی تبلیغ اسلام نہیں ہوئی۔ نہ ہی یہاں مقامی لوگوں کی کوئی جماعت تھی۔ سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر کچھ عرض کرنے سے پیشتر بعض الہی پیشگوئیوں کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جن میں سکنڈے نیویا کی طرف بعض اشارے موجود ہیں

مغرب کی طرف سے سورج چڑھنے کی پیشگوئی کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رویا کی بناء پر یہ فرمائی کہ مغربی ممالک جو کفر کی ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ ایک دن نور اسلام سے منور ہوں گے۔ اور وہ رویا یوں ہے حضور فرماتے ہیں:

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔

اس کشف میں یہ پیشگوئی ہے کہ سکنڈے نیویا میں بھی قبولیت اسلام کے آثار پیدا ہوں گے اس کی ابتداء لنڈن کے شہر سے ہوگی۔ انگلستان کے کسی اور قصبہ سے نہیں ہوگی۔ حضور یا حضور کا خلیفہ لنڈن میں اس حالت میں تقریر کریگا۔ کہ وہاں منبر یعنی حضرت مسیح موعود کے متبعین کی ایک جماعت ہوگی۔ اور اس تقریر کے بعد چھوٹے چھوٹے درختوں سے سفید پرندے پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ باقی یورپ کے ملکوں میں حضور کے ماننے والوں کی جماعت اس تقریر کے بعد پیدا ہوگی۔ اور چھوٹے چھوٹے درختوں سے مراد چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں جیسا کہ سکنڈے نیویا کی حکومتیں آبادی کے لحاظ سے چھوٹے چھوٹے ملک ہیں چنانچہ اس تشریح کے مطابق ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر لنڈن میں پڑھی گئی۔ جبکہ حضور وہاں خود بنفس نفیس موجود تھے۔ حضور کے ماننے والوں کی بھی ایک جماعت تھی۔ اس کے بعد یورپ کے اور ملکوں میں مشن کھلے۔ ۱۹۵۵ء میں دوبارہ حضرت مصلح موعود یورپ تشریف لے گئے تو دوبارہ لنڈن میں بیٹھ کر ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی کو حضور نے تبلیغ اسلام کی جو سکیم بنائی جس کو حضور نے سفر سے قبل "قضیہ زمین بر سر زمین" فرمایا اس میں بھی تجویز فرمایا کہ سکنڈے نیویا میں مشن کھولا جائے۔ اس سے قبل ۱۹۳۲ء کے ایک خط سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود کو کشف میں بتایا گیا تھا کہ ناروے سویڈن اور فن لینڈ کے لوگ مبلغ اسلام کے منتظر ہیں۔ (مجاہد ہنگری)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی اور دجال کے استیصال کے لئے حضرت مسیح موعود نے بھی آنا تھا کہ اس زمانہ میں

"کہیں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ کہیں دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا کسی جگہ ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا۔" تو ایسے علاقوں میں نماز اور روزہ کے لئے حضور نے فرمایا کہ "تمہیں اندازہ سے کام لینا ہوگا۔"

(مسلم کتاب الفتن)

اس حدیث میں اس بات کے متعلق پیشگوئی ہے کہ مسیح کے زمانہ میں ایسے علاقوں میں لوگ اسلام کو قبول کر کے نماز اور روزہ کا التزام کریں گے۔ جہاں اوقات کی تعیین طلوع اور غروب آفتاب کی بجائے اندازہ سے ہوگی۔ چنانچہ سکنڈے نیویا میں بعض علاقے ایسے ہیں۔ جہاں رات دن کی لمبائی ہفتوں اور مہینوں تک ممتد ہوتی ہے۔ گزشتہ سال اور اس سال بھی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک سکنڈے نیوین نو احمدی نور احمد بولتار نے اندازہ کے ساتھ نماز اور روزہ کا التزام کیا۔ کیونکہ جہاں وہ مقیم ہیں وہاں نومبر اور دسمبر میں مسلسل رات ہی رات ہوتی ہے اور سورج کئی ماہ تک نہیں چڑھتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کو جب دیکھنے کا موقعہ ملے تو اس کی بیعت کریں۔ خواہ گھٹنوں کے بل برف پر پھسل کر آنا پڑے (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳) برف پر پھسلنے کو انگریزی میں Skating کہتے ہیں سکنڈے نیویا کے بعض علاقوں میں سال کا بڑا حصہ برف رہتی ہے۔ اور لوگ وہاں بجائے چلنے کے برف پر پھسلتے ہیں۔ مراد یہ ہے۔ کہ ان علاقوں میں مسیح مہدی کے طفیل اسلام پھیلے گا۔ اور پھر وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سلام بھیجیں گے۔ یہ وہ اشارے ہیں جو ہمیں ان علاقوں میں تبلیغ اسلام کی کامیابی کے متعلق پر امید بناتے ہیں۔

سکنڈے نیویا کا مشن یورپ میں خلافت ثانیہ کا آخری مشن ہے۔ اور یہاں پر تبلیغی کوششوں کو دو دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک خلافت ثانیہ کا بابرکت دور اور دوسرا خلافت ثالثہ کا بابرکت دور۔

ان دو دوروں میں جو کام ہوا اس میں سے صرف چند کی تفصیل وقت کی مناسبت سے عرض کی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۶ء میں اس مشن کا آغاز فرمایا۔ یہ سب عیسائی اکثریت کے علاقے ہیں۔ اور اس سے قبل یہاں تبلیغ اسلام نہیں ہوئی۔ ابتداء میں مکرمی برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اس کی نگرانی کا کام کچھ عرصہ کے لئے کامیابی سے جرمنی میں رہ کر فرماتے رہے۔ حضور کے زمانہ خلافت میں اوسلو (ناروے) شاک ہلم اور مالمو (سویڈن) اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں نئی جماعتیں بنیں۔ اکیلے دو کیلے اور بھائی کئی شہروں میں لوگوں نے بیعت کی۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید کے کام کا آغاز ہوا۔ مشن کو اتنی وسعت ہوئی کہ ایک مرکزی مبلغ کے علاوہ تین یورپین نو احمدی عبد السلام صاحب میڈسن ڈنمارک میں الحاج سیف الاسلام محمود آرکس سویڈن میں اور الاستاذ نور احمد صاحب بولتار ناروے میں اعزازی مبلغ بنائے گئے۔ چندہ عام و چندہ تحریک جدید بشرح دہندگان کے علاوہ یورپ کے اولین الوصیت کے ممبر یہیں پیدا ہوئے۔ ماہنامہ ایکٹو اسلام جو الحاج سیف الاسلام صاحب محمود آرکس کی ادارت میں تین زبانوں میں جاری ہوا۔ مسجد کوپن ہیگن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب تین دفعہ ان علاقوں کے دورہ کے لئے تشریف لائے۔ یورپین مشنز کانفرنس اور سکنڈے نیوین احمدیوں کا جلسہ سالانہ ہوا۔ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو آیات اللہ میں سے ہیں یہاں تشریف لائیں۔ تین مخلص سکنڈے نیوین کو حضرت مصلح موعود کی زیارت کا شرف ربوہ میں حاصل ہوا۔

دوسرا دور خلافت ثالثہ کا ہے اس مبارک عہد میں ترجمہ و تفسیر قرآن مجید ڈینش مکمل ہو کر شائع ہوا اور سویڈش ترجمہ قرآن مجید شروع ہوا مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح فرمایا۔ نیز اس موقعہ پر بارہ عیسائی پادریوں کو سورۂ فاتحہ کے مقابلہ کا انعامی چیلنج دیا۔ ایک طرف قبولیت اسلام اور دوسری طرف اس کی منظم مخالفت کا دور شروع ہوا۔

حضور کی تحریک وقف عارضی کے ماتحت یورپ کے احمدیوں میں سے پہلا سکنڈے نیوین احمدی غلام احمد عودہ تین ہفتہ کے لئے واقف بنا۔ محترمی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے وقف عارضی میں اپنا عرصہ قیام کوپن ہیگن میں گزارا۔ اور آپ کو سکنڈے نیوین چرچ کانفرنس کے حاضرین کو خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ یورپ کے احمدیوں میں سے پہلے احمدی کو حضور کی اجازت سے حج کی توفیق ملی۔ آئس لینڈ میں پہلی مرتبہ حضور نے تبلیغی دورہ کروایا۔ الحاج محمود آرکس اور مکرم برادرم بشیر احمد صاحب شمس کی دعاؤں کوشش اور تعاون سے گوٹن برگ (سویڈن) میں یوگوسلاوی مسلمانوں کا ایک گروہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوا۔ اس میں بشیر احمد صاحب شمس کی ان تھک کوشش کا خصوصیت سے دخل ہے۔ حضور نے مکرمی برادرم سید مسعود احمد صاحب جیسے مخلص مبلغ کو دوبارہ ڈنمارک بھجوایا۔ اور وہاں ان کی بیگم سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ کو بھی جو حضرت مصلح موعود کی نواسی ہیں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھجوایا۔ اور اب یہ فیصلہ فرمایا کہ سویڈن میں ایک مزید مرکزی مبلغ بھجوایا جائے۔ عیسائی پادریوں نے جماعت کی مساعی سے متاثر ہو کر ایک کمیشن بٹھایا۔ جس نے احمدیت کی تحقیق کر کے سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام پر ایک کتاب لکھی۔ تبلیغ اسلام کے اس اجمال خاکہ کے بعض

خطوط کو اختصار کے ساتھ نمایاں کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

ڈینش ترجمہ قرآن مجید

تبلیغ اسلام کے جہاد کی ایک بڑی مہم نشر و اشاعت ہے۔ بفضلہ تعالےٰ سکنڈے نیویا کے احمدیوں نے اس قلمی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نارویجین زبان میں اسلام کی بنیادی تعلیم پر ایک پمفلٹ، دیباچہ تفسیر القرآن کے ایک حصہ کا ترجمہ قسط وار، تعلیم قسط وار اسلام کی حمایت میں متعدد مضامین اخبارات میں نور احمد صاحب بھاٹی نے لکھے۔ سویڈش زبان میں متعدد پمفلٹوں کے علاوہ نماز مترجم۔ سیفی صاحب کی کتاب "اسلامی تعلیم کا خاکہ"۔ اخبارات میں متعدد مضامین اور "ایکٹو اسلام" کی ادارت کے اہم کام کے علاوہ قرآن مجید کے تقریباً ۱/۴ حصہ کا عیسائی طلباء کے نصاب کے لئے ترجمہ محمود آرکس صاحب نے کیا۔ اسی طرح سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ اور حقوق النساء مصنفہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ترجمہ جو ابھی چھپا نہیں قانتہ بیگم صاحبہ نے کیا۔ ڈنمارک میں اسلام کی حمایت میں کئی احمدیوں کے مضامین اخبارات میں چھپے۔ جن کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ نماز، سیرۃ النبی۔ اور ترجمہ و تفسیر قرآن مجید کی وسیع اشاعت ہوئی۔ سیرۃ النبی اور ترجمہ قرآن مجید کے کام کی تفصیل آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

ڈینش ترجمہ قرآن مجید کا حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت اور حوصلہ افزائی سے ڈنمارک کے پہلے احمدی عبد السلام صاحب میڈسن نے ۱۹۶۰ء میں شروع کیا تھا۔ مکرمی میر مسعود احمد صاحب کو اس کی نظر ثانی کا موقعہ بھی ملا۔ اور ۱۹۶۶ء میں ماہ رمضان میں جو نزول قرآن کا مہینہ سمجھا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے مکمل ہو کر چھپ گیا۔ اس ترجمہ سے قبل کوئی مکمل ترجمہ اس زبان میں موجود نہ تھا۔ اس لئے یہ ترجمہ اولیت رکھتا ہے۔ اس ترجمہ کو یہ بھی سہولت ہے کہ تفسیر صغیر کے غیر مطبوعہ انگریزی ترجمہ کو مدنظر رکھنے کا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب اس ترجمہ کا پہلا نسخہ ہوائی ڈاک سے پہنچا تو حضور نے مبارکباد کا جو تار دیا۔ اس کا متن یہ ہے۔

"مجھے ڈینش ترجمہ حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی۔ آپ کو اسی طرح سب احمدی احباب کو مبارک ہو۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ خدا کا یہ پیغام جلد از جلد ڈینش لوگوں کے دل منور کرے۔"

شاہ فیصل، شاہ حسین، شاہ ایران اور صدر جمال عبد الناصر نے مبارکباد کے خطوط لکھے۔ ترجمہ پر بہت سے تبصرے لکھے گئے ڈنمارک کے مشہور پادری کارل ایرک ویں برگ اس طرح تبصرہ کرتے ہیں:

"عبد السلام میڈسن تعریف کے مستحق ہیں۔ اکثر ممالک میں ترجمہ قرآن مجید مل جاتا ہے۔ مگر ڈینش لوگ لمبا عرصہ تک اس سے غافل رہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب اور اس کا پیغام عام و خواص سب پڑھیں۔ کیونکہ یہ کتاب عیسائی کلیسا کو سب سے بڑا چیلنج ہے"

(D. W. S. Blade)

خدا کے فضل سے یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور 75 روپے ہدیہ ہونے کے باوجود بڑی کثرت سے عیسائیوں نے خریدا۔ عبد السلام صاحب میڈسن نے رضاکارانہ طور پر خاکسار کی تحریک پر بڑی محنت اٹھا کر اور خلوص نیت سے ترجمہ اور تفسیری نوٹ تیار کر کے مسودہ کو جماعت کے سپرد کر دیا۔ اور اس طرح بغیر کسی خرچ کے ترجمہ مل گیا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قوت قدسیہ کا بڑا نشان ہے۔ کہ حضور کے یورپین مبلغین میں سے بھی بعض ایسے لوگ اٹھے کہ نہ صرف یہ کہ انہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ بلکہ اس طرح سمجھ اور عمل کیا کہ بہتوں کے لئے نمونہ بنے۔

پھر عبد السلام صاحب میڈسن نے ایک اور کتاب سیرت النبی پر لکھی اور اس کی رائلٹی کو بھی فضل عمر فونڈیشن کے لئے پیش کر دیا۔ اس کتاب پر بھی بہت سے تبصرے لکھے گئے۔ چنانچہ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے عیسائیوں کے واحد روزنامہ Kristelig Dagbladet کی ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں Bent Ostergaard صاحب لکھتے ہیں:

"اس ماہ میں محمد (صلعم) کی زندگی پر چار کتب پڑھی ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور مصنف Tor Andrae کی کتاب بھی پڑھی تاکہ عبد السلام میڈسن کی کتاب کا موازنہ کر سکوں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میڈسن کی کتاب بہت عمدہ ہے۔ اور اس نے سنجیدگی سے ثقہ اور غیر ثقہ روایات میں تمیز کی ہے۔"

کسی وقت بدقسمتی سے یہ تاثر پیدا کرنے کی ناکام کوشش ہوتی رہی کہ یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش کرنے سے تبلیغ اسلام میں روک پیدا ہو جائے گی۔ عبد السلام میڈسن نے تفسیر قرآن اور سیرۃ النبی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ حال ہی میں عیسائی عمائدین کے اجتماع میں انہیں اس موضوع پر کہ آپ مسلمان کیوں ہیں اور عیسائی کیوں نہیں، تقریر کے لئے بلوایا گیا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ چیلنج جو حضور نے سورۃ فاتحہ کے متعلق عیسائیوں کو دیا تھا پیش کیا۔ اور یاد دہانی کروائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی اس چیلنج کو نصرت جہاں مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر دوبارہ ڈینش عیسائیوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اب اس کا جواب دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک عظیم الشان نشان مسلمان ہونے کے لئے یہ ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ہزارہا لوگ ایسے موجود ہیں جن سے خدا تعالےٰ بار بار ہمکلام ہوا ہے۔ انہیں بشارات دیں اور ان کی دعاؤں کو سنا۔ اور دنیا میں کوئی ایسی جماعت موجود نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کثرت کے ساتھ ہمکلامی کے دعویٰ میں پوری اتر سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں مسلمان ہوں عیسائی نہیں۔ ہمارے یورپین مبلغین کی تقاریر کی بڑی کامیابی کی وجہ یہی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش کرتے ہیں جو اسلام کے احیاء کے ثبوت اور مقام محویت کی شان کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

آج ہم شکرانہ نعمت کے طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ غیر مبائعین اپنی ساری کتب تراجم اور سال سال کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بھی سارے یورپ میں وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ جو کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کے طور پر پیش کرنے سے بفضلہ تعالےٰ ہمیں صرف سکنڈے نیویا میں اتنے قلیل عرصہ میں قائم ہوئیں۔

افتتاح مسجد نصرت جہاں" کوپن ہیگن

"مسجد نصرت جہاں" ڈنمارک کا سنگ بنیاد اس کی تعمیر اور اس کا افتتاح اغراض اس کا ہر مرحلہ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کا ایک نشان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ مسجد چند وجوہات کی بنا پر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں اس کی بنیاد پڑی۔ اس میں حضور کی دعائیں شامل ہیں۔ پھر اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو بے شمار دعائیں کی گئیں۔ پھر خلافت ثالثہ کی دعاؤں سے بھی اس نے وافر حصہ لیا۔ جس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے ان دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا وہ بھی فقید المثال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالےٰ نے آسمان سے ہزاروں فرشتوں کو تائید و نصرت کا حکم دے کر نازل کر دیا ہے"

(مصباح اکتوبر ۱۹۶۷ء)

مسجد کوپن ہیگن کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ مبارکہ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے نام نامی پر نیک فال کے طور پر تجویز فرمایا۔ اور جیسا کہ مستقبل میں ظاہر ہوا اور ظاہر ہو رہا ہے اور ظاہر ہوگا۔ یہ مسجد واقعی نصرت دین کا موجب ہوئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں:

"مسجد نصرت جہاں ہم بامسمیٰ ثابت ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ظاہر کر دیا کہ یہ مسجد اہل یورپ کی مدد کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اس مسجد کے ذریعہ جو نور کی کرنیں پھیلیں گی۔ وہ سب کے دلوں کو منور کرتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ لوگ خدائے واحد پہچان کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ تلے آ جائیں گے اور اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے جو آج دنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے"

(مصباح اکتوبر ۱۹۶۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں مکرمی برادرم سید مسعود احمد صاحب نے بڑی تگ و دو کے بعد مسجد کی زمین کو خریدا۔ قانون کی بندشوں کی وجہ سے ان ملکوں میں مسجد کے لئے زمین کا خریدنا بہت محنت چاہتا ہے اس سے قبل ہم ایک زمین خرید کر پھر بیچنے پر اس لئے مجبور ہوئے کہ وہاں تعمیر مسجد کی اجازت نہ مل سکی۔ جب تعمیر کا کام شروع ہونے لگا تو پھر مشکلات کا سامنا ہوا۔ ایک تو تعمیر کے اخراجات میں اتنا اضافہ ہوا کہ تب دو لاکھ روپے کا اندازہ تھا۔ اب پانچ لاکھ کا مطالبہ ہونے لگا۔ دوسرے عیسائی مخالفین نے مسجد کی تعمیر کی اجازت کو مداخلت کر کے منسوخ کرا دیا (باقی)

ہر ماہ کی بیس تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قسط ۳

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ربوہ)

محترم مولوی محمد منور صاحب انچارج تنزانیہ مشن نے اپنے تعزیتی خط میں لکھا ہے کہ۔

"مرحوم کے اخلاص اور بلند اخلاق کی وجہ سے میرے دل میں ان کی بہت قدر تھی۔ تبلیغ کا ان کو خاص شوق تھا۔ ایک دفعہ ہم نے ان کی تحریک پر نیروبی میں تبلیغی کلاس کا اجرا کیا جس میں عیسائیوں وغیرہ سے گفتگو کے وقت پیش کئے جانے والے ضروری حوالہ جات ان کو لکھوائے جاتے رہے ایک دفعہ ڈاکٹر کیانو - DR. KIANO - (جو بعد میں وزیر تجارت بنے) اور انکی بیوی کو اپنے گھر جانے پر بلایا۔ اور مجھ سے خواہش کی کہ ان تک اسلام کا پیغام پہنچاؤں۔ کتب فروخت کرنے۔ لٹریچر تقسیم کرنے اور کسی نہ کسی رنگ میں دینی ماحول پیدا کر لینے کا انہیں خاص ملکہ تھا۔ فضول اور لغو گفتگو سے ہمیشہ پرہیز کرتے۔ اور علمی باتوں کی طرف متوجہ رہتے۔ نوجوانوں میں جو عام طور پر کھیل تماشے کا شوق ہوتا ہے۔ ان کے دل میں اس لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ آہ لئیق احمد صاحب جو ہمیں بہت پیارے تھے۔ اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ موت تو ہر شخص کے لئے مقدر ہے۔ لیکن لئیق صاحب مرحوم کی موت نے ان کے تمام جاننے پہچاننے والوں کو شدید صدمہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں سے ڈھانپ لے۔

اس عزیز کی عادت تھی۔ کہ تبلیغ کی نیت سے اپنے ساتھی لیڈروں اور دوسرے غیر مسلم اساتذہ اور اپنے افسروں کے لئے کوئی نہ کوئی تقریب یا دعوت کی صورت پیدا کر لیتے۔ پھر کبھی قرآن کریم کا تحفہ دیا جا رہا ہے۔ اور کبھی کوئی اور مناسب لٹریچر پیش کر رہے۔ ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رخصت لے کر پاکستان کا بحری سفر اختیار کیا۔ رستے میں جہاز کے یورپین کمانڈر سے رابطہ پیدا کر کے ایک چائے پارٹی کا انتظام کیا۔ انگریزی ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ تحفۃً اسے پیش کیا۔ اور ایک برجستہ تقریر انگریزی زبان میں اسلام کی خوبیوں پر کی۔ کمانڈر بہت متاثر ہوا۔ اور اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ سالہا سال سے میں اپنی بحری سروس میں اکثر اسلامی ممالک کے کناروں تک گھوما ہوں۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ایک مسلمان نے مجھے اسلام کے مذہب سے روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسا قیمتی تحفہ مجھے دیا ہے۔

مرحوم کو اپنی ذاتی ضروریات اور لباس کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ بس شوق تھا تو یہی کہ چندے باقاعدگی سے ادا ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ دوسروں کی مدد ہو جائے اسی طرف توجہ رہتی تھی ایک واقف زندگی عزیز کو جو ان سے چھوٹے ہیں ہر ماہ کچھ رقم بھیجتے۔ گذشتہ سال ولائت سے مجھے لکھا کہ اس بار میری مرسلہ رقم میں سے اس قدر ان کو پہنچا دیں۔ ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ اس ماہ سے بیکار ہو گیا ہوں۔ پھر آگے چل کر میری اس بات کا جواب دیا جو میں نے لکھی تھی آپ کے لئے تو یہ تکلیف مالا یطاق ہی ہے اور لکھا کہ

"حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے اپنے عزیز اور قریبی واقفین زندگی کی مالی خدمت کی طرف ایک بار توجہ دلائی تھی۔ اکثر واقفین کے لئے ایسی زندگی نبھانا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اب ہم یہاں کوئی اچھی شے استعمال کرتے ہیں۔ یا کوئی آرام حاصل کرتے ہیں۔ تو معاً خیال آتا ہے کہ ہمارے یہ عزیز بھی یقیناً اس قابل ہیں۔ کہ خود اور اپنے اہل عیال کے لئے ویسے اور آرام کے سامان مہیا کریں۔ مگر واقف زندگی ہونے کی حیثیت میں ایسا کرنے سے قاصر ہیں اور ثواب اور اجر عظیم اس کے بدلے میں حاصل کر رہے ہیں۔ اس ثواب میں ان کا کسی قدر ہاتھ بٹا کر ہم بھی شامل ہو جائیں۔ تو دونوں کو فائدہ ہے"

وفات سے دو ماہ قبل رمضان میں نوافل اور دعاؤں پر غیر معمولی توجہ تھی۔ غالباً انہی ایام میں اپنی وفات اور نیک انجام سے بھی آگاہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ بعد میں ان کی نوٹ بک میں سرخ سیاہی سے لکھا ہوا یہ فقرہ درج پایا گیا۔ "I am happy to go but I feel I am not worthy of as glorious an end."

کہ میں تو جانے پر خوش ہوں مگر سوچتا ہوں۔ کہ اتنے پُرشوکت انجام کے میں کہاں لائق ہوں۔

عزیزہ امۃ الرشید بیگم مرحوم کی اہلیہ نے لکھا ہے کہ ایک روز بتاتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ پہلے میں نے اپنی روح سے مصافحہ کر کے السلام علیکم کہا ہے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر روح سے مصافحہ کر کے سلام عرض کر رہا ہوں۔

وصیتیں کرانے کا بہت ہی شوق تھا۔ اپنے عزیزوں میں سے جو بھی غیر موصی تھا۔ سب کی وصیتیں کرائیں۔ گھروں کے احمدی ان پڑھ خادموں سے بھی کرائیں۔ انہیں رسالہ الوصیت سنانے کے لئے کسی کو مقرر کر دیتے اور فارم مکمل کرا لیتے۔

۱۹۶۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر رخصت لے کر پاکستان آئے۔ تو گھر میں نہ ٹکتے۔ اکثر وقت مسجد مبارک کے قرب میں گزارتے تاکہ نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدھم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں پڑھی جائیں۔ کہیں کوئی علمی یا دینی اجتماع یا تقریر ہو اپنے بچوں کو ساتھ لے کر پہنچ جاتے انہی دنوں اپنے بڑے بیٹے کو ساتھ لے کر قادیان کے جلسہ سالانہ پر بھی پہنچے۔ پھر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کے زیر صدارت دفتر میں تقریباً ایک ماہ تک وقف عارضی کی ڈیوٹی ادا کی۔ ۱۹۶۷ء کے مارچ میں معہ اہل و عیال کینیا واپس گئے۔ اور اس سے اگلے سال ریٹائر ہو کر انگلستان گئے۔ وہاں جلنگھم کے مقام پر سکونت اختیار کی۔ جہاں مشرقی افریقہ کے اور بھی متعدد دوست جا کر آباد ہو چکے ہیں اور ایک جماعت قائم ہے۔ جس کے صدر محترم قاری محمد یٰسین خاں صاحب مرحوم تھے۔ (یہ مخلص دوست بھی حال ہی میں اچانک فوت ہو گئے ہیں)۔ مرحوم بطور قائد خدام آخری دن تک اس جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ قاری صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت کے یہ روح و رواں تھے۔

انگلستان میں ایک پرائیویٹ سکول میں ملازم ہو گئے تھے۔ وفات سے صرف ایک دن پہلے کام پر نہ جا سکے۔ کیونکہ طبیعت ناساز تھی۔ لیکن اس روز بھی مغرب اور عشاء کی نمازیں قاری صاحب مرحوم کے مکان پر باجماعت ادا کرنے آئے۔ رات کے دو بجے سانس میں انقباض پیدا ہوا۔ اپنی اہلیہ کو جگایا۔ پھر الٹیاں شروع ہو گئیں۔ بڑے بیٹے عزیز فرید احمد سلمہ ربہ نے جا کر ٹیلیفون پر ڈاکٹر کو بلایا۔ اس نے آ کر تسلی دی کہ فکر کی بات نہیں۔ ایمبولنس بھجواتا ہوں۔ لیکن حالت بگڑتی چلی گئی ایمبولنس نہ پہنچی۔ پھر یہ عزیز قاری صاحب کو بلانے گیا۔ وہ آئے تو ساڑھے تین بج چکے تھے۔ اور یہ پاک وجود اس دنیا سے اپنا سفر ختم کر کے رخصت ہو چکا تھا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل ہوں۔ مکرم جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن پر اور ان سب احباب جماعت پر جن کی امداد اور تعاون سے ہمارے عزیز مرحوم کی میت کو بذریعہ ہوائی جہاز یہاں بھجوایا گیا۔ بدھ کے روز بتاریخ ۱۱ فروری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جنازہ مسجد مبارک کے باہر بعد از نماز ظہر پڑھا اور اس کے بعد یہ عزیز ہزاروں میل دور کے ملک میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت پا گئے۔ الحمد للہ

امام رفیق صاحب نے لنڈن سے اپنے تعزیتی پیغام میں لکھا ہے کہ

مرحوم لئیق صاحب تو ولی اللہ تھے صوفی منش۔ خادم احمدیت۔ عاشق خلیفۃ المسیح الثالث۔ اچھے خاوند۔ اور مشفق باپ اور مہربان دوست تھے۔ ایسے لوگ دنیا میں کم ہی ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ہماری جماعت کے لئے ان کی وفات عظیم صدمہ کا باعث ہوئی اور ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جو محض اللہ تعالےٰ ہی اپنے فضل سے پُر کر سکتا ہے۔

اب پیچھے اس مرحوم کے بیوہ معصوم بچے اور سوگوار بیوی انگلستان میں ہیں۔ بڑا بیٹا سولہ برس کا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ گذشتہ سال سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کر چکا ہے۔ اس سے چھوٹی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ سب سے چھوٹا پانچ برس کا ہے۔ پاکستان میں ان کے والد اخویم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر کے لئے بھی یہ بھاری صدمہ ہے۔ جن کا ایسا نیک۔ لائق اور ہونہار فرزند جواں سال کی عمر میں داغ مفارقت دے گیا۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

ہمارا رب رحمان محزون دلوں کو اپنی رحمت سے تھام لے اور آپ سب بوجھ اٹھا لے۔ آمین۔

اس موقعہ پر جس شفقت و ہمدردی کا سلوک اس عاجز اور اس کے افراد کے ساتھ جماعت کے بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کے علاوہ خود آقائی و مرشدی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ اور حضور کے خاندان کی بہت سی دوسری بزرگ و محترم ہستیوں نے کیا ہے وہ یوں تھا کہ گویا محبت سے بھری ہوئی دردمندی و غمخواری کا دریا امڈ آیا ہے حضور نے ولایت میں میری غمزدہ بیٹی کے لئے تعزیت کا تار بھجوایا اور یہاں اپنے اس غلام کو اپنے دلی افسوس اور دعاؤں کے والا نامہ سے نوازا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے دیگر افراد مبارک محترمین نے بہ نفس نفیس غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر اپنی گہری ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا اور اپنی دعاؤں کی برکت بخشی اسی طرح اہل ربوہ نے کثرت سے تشریف لا کر ہماری دلجوئی فرمائی۔ اور دعائیں کیں اسی کثرت کے ساتھ اندرون اور بیرون پاکستان سے دوستوں اور بہنوں کے تعزیتی عنایت نامے آئے انگلستان اور افریقہ میں مقیم میرے عزیزوں کے ساتھ وہاں کے احباب اور بہنوں نے دلی ہمدردی اور محبت و مودت کا سلوک کیا ہے الفاظ نہیں ہیں کہ ان کا شکریہ ادا کیا جا سکے۔ کیونکہ ہم تو ہرگز ایسی توجہ اور کرم فرمائی کے لائق نہ تھے اللہ تعالےٰ کی خاص عنایات و انوار اور صلوات ان سب محسنوں پر نازل ہوں اور ہم عاجز دل سے بھی دعا ہے کہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور وہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

تحریک تعلیم القرآن کے سلسلہ میں رپورٹیں بھجوانے والی جماعتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں اس وقت تک ۱۲۷ جماعتوں کی طرف سے جائزہ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

زیر تعلیم

	کل افراد جماعت	ناظرہ جاننے والے	ترجمہ جاننے والے	تفسیر جاننے والے	ناظرہ	باترجمہ	باتفسیر
مرد	۶۸۶۵	۴۲۳۶	۷۴۷	۲۹۱	۱۱۵۱	۶۷۸	۹۱
خواتین	۵۸۰۳	۴۰۱۴	۳۹۵	۱۴۱	۸۵۸	۲۹۰	۴۳
میزان	۱۲۶۶۸	۸۲۵۰	۱۱۴۲	۴۳۷	۲۰۰۹	۹۶۸	۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کے لئے لازمی قرار دیا ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں بڑے ہوں یا چھوٹے تمام قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور جو ناظرہ جانتے ہوں وہ اس کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں۔ تمام جماعتوں کو اس کی طرف خاص توجہ اور ہمت سے کام کرنا چاہیئے۔

اس وقت تک جن جماعتوں نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں رپورٹیں ارسال کیں ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

دیگر جماعتوں کے امراء کرام و صدر صاحبان بھی اسی نقشہ کے مطابق جلد اپنی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

نمبر شمار	نام جماعت	ضلع	نمبر شمار	نام جماعت	ضلع
۱	دارالصدر غربی (ب)	ربوہ	۲۲	غازی	شیخوپورہ
۲	دارالرحمت وسطی	"	۲۳	بلیڑکے	"
۳	دارالعلوم	"	۲۴	آہنہ	"
۴	دارالرحمت غربی	"	۲۵	جوڑا سگھر	"
۵	دارالرحمت شرقی	"	۲۶	باڑیانوالہ	"
۶	دارالصدر شرقی	"	۲۷	چک ۲۸۵ رنگ منگل	"
۷	سیکرٹری ایریا	"	۲۸	جہور چک ۱۱۷	"
۸	جوہر آباد	سرگودھا	۲۹	دھاروال	"
۹	چک ۷۹ شمالی	"	۳۰	جرخی ڈنہ	"
۱۰	گھگھیانہ	"	۳۱	شاہ کوٹ	"
۱۱	چک ۸۷ شمالی	"	۳۲	دنیاپور	ملتان
۱۲	ادرحمہ	"	۳۳	نظام پور چیلے والا	شیخوپورہ
۱۳	چک ۹۹ شمالی	"	۳۴	پاک پٹن	ساہیوال
۱۴	چک ۸۸ شمالی	"	۳۵	چک ۵۶/۴-آر	بہاولنگر
۱۵	خوشاب	"	۳۶	بہاولنگر	"
۱۶	بھابڑہ	"	۳۷	چک ۱۸۴/۷-آر	"
۱۷	چک ۳۳ جنوبی	"	۳۸	چک ۱۶۶/۷-آر	"
۱۸	چک ۷۴ جنوبی	"	۳۹	چک ۱۶۰/۷-آر	"
۱۹	چک ۳۵ جنوبی	"	۴۰	چک ۱۰۳/۶-آر	"
۲۰	چک ۳۹ - ج.ب	"	۴۱	چک ۱۹۱/۷-آر	"
۲۱	چک ۷۵ جنوبی	"	۴۲	چک ۱۶۸ مراد	"
۴۳	چک ۱۴۱ مراد	ضلع بہاولنگر	۹۱	انور سوسائٹی	کراچی
۴۴	چک ۱۶۶	"	۹۲	مانگٹ اونچہ	ضلع گوجرانوالہ
۴۵	بہاولپور شہر	بہاولپور	۹۳	گھوڑ درکاں	"
۴۶	اوچ شریف	"	۹۴	محمودہ	راولپنڈی
۴۷	سمہ سٹہ	"	۹۵	کھوڑ	"
۴۸	احمدپور شرقیہ	"	۹۶	کریم لودھرہ	مزارہ
۴۹	چک ۱۲۵ ج.ب	"	۹۷	پتی	شیخوپورہ
۵۰	چک ۲۳ ج.ب	"	۹۸	ڈسکہ	سیالکوٹ
۵۱	چینی گوٹھ	"	۹۹	بھروکے	"
۵۲	منڈی یزمان	"	۱۰۰	موسلے والا	"
۵۳	چک ۱۸۳ مراد	"	۱۰۱	کوٹلی گلوٹیاں	"
۵۴	چک ۱۹۲ "	"	۱۰۲	جھانگا	"
۵۵	چک ۲۲ حیدرآباد	"	۱۰۳	علی نوالہ	"
۵۶	چک ۱۶۱ مراد	"	۱۰۴	گوئند کے	"
۵۷	چک ۱۶۰ مراد	"	۱۰۵	بھڈیوالا	"
۵۸	چک ۱۹۰ مراد	"	۱۰۶	گوجرہ	"
۵۹	چک ۸۴ فتح	"	۱۰۷	دھدو برا منڈی	"
۶۰	لکھمیر	سانگھڑ	۱۰۸	پنڈ بیگوال	"
۶۱	چک ۲ منگلی	"	۱۰۹	ترسکہ	"
۶۲	سانگھڑ	"	۱۱۰	معراج کے	"
۶۳	چک ۲۴	"	۱۱۱	پنڈی بھاگو	"
۶۴	فورٹ سنڈیمن	کوئٹہ ڈویژن	۱۱۲	کنگرال	گجرات
۶۵	کوئٹہ	کوئٹہ	۱۱۳	گولے کی	"
۶۶	اپنے بنیا لائن	کراچی	۱۱۴	کالرہ کلاں	"
۶۷	پیر کالونی	"	۱۱۵	کھوکھر غربی	"
۶۸	صدر جنوبی	"	۱۱۶	موضع شیخ پور	"
۶۹	جیکب لائن	کراچی	۱۱۷	ترکھا	"
۷۰	دستگیر سوسائٹی	"	۱۱۸	چوکنڈالہ	"
۷۱	ڈرگ روڈ	"	۱۱۹	خان پور	ضلع جہلم
۷۲	ڈرگ کالونی	"	۱۲۰	جہلم شہر	"
۷۳	رام سوامی	"	۱۲۱	بستی بزدار	ڈیرہ غازیخان
۷۴	محمود آباد	"	۱۲۲	مندرانی	"
۷۵	ہاؤسنگ سوسائٹی	"	۱۲۳	چک ۱۲۷ بہاولپور	لائل پور
۷۶	صدر	"	۱۲۴	کلوم (KARACHI) مشرقی پاکستان	ضلع بارسال
۷۷	عزیز آباد	"	۱۲۵	بھکر	ضلع میانوالی
۷۸	کورنگی کریک	"	۱۲۶	چک ۴۷ T.D.A	"
۷۹	لارنس روڈ	"	۱۲۷	چک ۷۰	
۸۰	لیاقت آباد	"			
۸۱	لانڈھی	"			
۸۲	لی مارکیٹ	"			
۸۳	مارٹن روڈ	"			
۸۴	ماڈل کالونی	"			
۸۵	محمد علی سوسائٹی	"			
۸۶	محمود آباد	"			
۸۷	کورنگی کالونی	"			
۸۸	منوڑہ	"			
۸۹	ناظم آباد جنوبی	"			
۹۰	ناظم آباد شمالی	"			

(ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

موسم گرما کیلئے زنانہ ملبوسات
سوٹ اور تریزوں والے کرتے دستیاب ہیں
ناصر پروڈکٹس۔ نزد پوسٹ آفس
گولبازار۔ ربوہ

حب میعادی اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴
گول کچہری بازار لائلپور

جواہر مہرہ عنبری مقوی دل و دماغ جسمانی زہروں کا تریاق صدری امراض دافع خفقان و جنون محافظ شباب قیمت سو گولی ۴۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ
طب یونانی کا ماہر ناز حیز لمیٹڈ

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق یکم ماہ (مارچ) سے مزید جن مقامات پر جلسے منعقد ہونے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا مختصر رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔

کراچی:- خاص اہتمام سے تمام (۲۷) حلقہ جات کی مساجد و مراکز نماز میں جلسے منعقد ہوئے جن میں مقررہ عنوانات پر مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ، مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ، مولوی عبد المجید صاحب، بابو اللہ داد خان صاحب، آفتاب احمد صاحب بسمل، خان محمد شفیع خان صاحب، مولوی محمد نواز صاحب کشکی۔ حکیم قیس میاں صاحب منظور احمد صاحب شاد، مولوی خلیل احمد صاحب، ملک محمد اشرف خان صاحب، چوہدری ناصر احمد صاحب۔ عبد الحمید صاحب۔ محمود احمد صاحب بھٹی۔ مرزا سردار محمد صاحب محمود احمد صاحب قیصر۔ چوہدری بشارت احمد صاحب۔ سعید احمد صاحب، چوہدری اعجاز احمد صاحب نے تقاریر کیں

لاہور

لاہور شہر۔ حلقہ جات۔ مغل پورہ۔ دھرم پورہ۔ چھاؤنی، ماڈل ٹاؤن، وحدت کالونی۔ رحمان پورہ۔ سمن آباد۔ اسلامیہ پارک، راج گڑھ بھاٹی گیٹ۔ سول لائن۔ محمد نگر۔ دار الذکر۔ دہلی گیٹ۔ سلطان پورہ میں اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مقررہ عنوانات پر اہل علم احباب نے تقاریر کیں۔

مردان

مسجد احمدیہ میں مقررہ عنوانات پر آدم خان صاحب امیر جماعت مردان سلسلہ، میاں حسام الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد میجر محمد اسلم صاحب، مرزا بشیر احمد صاحب پرنسپل و قائد ضلع۔ مرزا عبد الرحمن صاحب، رشید الدین صاحب، ملیم مقبول احمد صاحب، پیر محمود احمد شاہ صاحب، پیر منصور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

پشاور

مسجد احمدیہ سول کوارٹرز اور مسجد احمدیہ شہر میں اجلاس منعقد ہوئے جن میں مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ اور محمد الطاف خان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے مقررہ عنوانات پر تقاریر کیں۔

گوجرانوالہ

مقررہ عنوانات پر سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر احمد صاحب جج۔ صدیق احمد صاحب عبد الستار صاحب سید حمید الحسن صاحب اور چوہدری عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام ۱۴ مارچ سے ہفتہ بھر اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مقررہ عنوانات پر خواتین نے تقاریر کیں۔

گجرات

مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب اجلاس منعقد ہوئے جن میں مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور دیگر احباب نے مقررہ عنوانات پر تقاریر کیں۔

سرگودھا

ہفتہ بھر شہر کے تینوں مراکز نماز میں بعد نماز مغرب خاص اہتمام سے اجلاس منعقد ہوئے جن میں مقررہ عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ مورخہ ۸ مارچ کو آخری اجتماعی اجلاس مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۹ میں زیر صدارت مکرم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر منعقد ہوا۔ جس میں مقررہ عنوانات پر مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلہ مربی سلسلہ، چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے، چوہدری محمد دین صاحب انور ایم اے اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت نے تقاریر کیں۔

سیالکوٹ

جامع مسجد شہر۔ حلقہ حاجی پورہ۔ حلقہ لراحی یعقوب، حلقہ پورن نگر، چار مراکز نماز میں اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں مقررہ عنوانات پر مولوی سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ، سید علی احمد صاحب طارق۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی، قریشی مظہر احمد صاحب ایم اے، ماسٹر خلیل احمد صاحب، قریشی محمد اقبال صاحب نے تقاریر کیں۔

جہلم

مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب اجلاس ہوتے رہے جن میں مقررہ عنوانات پر مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ، پروفیسر عبد الحلیم صاحب، مختار احمد صاحب ہاشمی، حکیم محمد عبد اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔

کنری سندھ

مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں مقررہ عنوانات پر مولوی رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ اور مولوی محمد سعید صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بھی جلسے امیر جماعت صاحب کے مکان پر منعقد ہوئے جن میں مولوی رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔

اوباڑہ ضلع سکھر

ہفتہ بھر اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں مکرم فضل الرحمان صاحب نے مقررہ عنوانات پر تقاریر کیں۔

بدین ضلع حیدر آباد

مسجد احمدیہ میں باوجود بارش کے اجلاس کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوتے رہے مقررہ عنوانات پر نذر احمد صاحب چیمہ، محمود احمد باجوہ، ملک جلال دین صاحب، ملک عبد الماجد صاحب، خادم حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کا شائع کردہ کتابچہ "شان قرآن مجید" بطور خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا گیا۔

آخری دن تمام دوستوں نے ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کیا کہ وہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں گے۔ اور تفسیر صغیر پڑھتے رہیں گے۔ ہفتہ قرآن مجید سے جماعت نے بہت اچھا اثر لیا۔

لجنہ اماء اللہ لودھراں

ہفتہ بھر اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں مقررہ عنوانات پر خواتین نے تقاریر کیں۔ ۱۲۰ عورتیں اور بچیاں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ رہی ہیں۔

آنبہ و کالیہ ضلع شیخوپورہ

ہر دو مقامات پر روزانہ اجلاس منعقد ہوتے رہے مقررہ عنوانات پر مولوی عبد الرحمن صاحب حاجی علی صاحب اور ملک محمد موسیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے تقاریر کیں۔

موضع خیرے والا (ضلع مظفر گڑھ)

اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں مقررہ عنوانات پر عبد الغفار صاحب، عبد الوہاب صاحب۔ عبد السلام صاحب اور حشمت علی صاحب نے تقاریر کیں۔

بیدادپور۔ ضلع شیخوپورہ۔ دنیاپور۔ ضلع ملتان۔ چک منگلہ و ھجکہ ضلع سرگودھا میں بھی ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ ان تمام مقامات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں یہ جلسے بہت مفید و بابرکت ثابت ہوئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع یعنی ہاڑی کی کٹائی شروع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور وہ اپنے عزیز اموال کی قربانی پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا، خوشنودی اور اس کے انعامات کے وارث ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو، وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان ہدیہ کریں

(۲)

مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

بقیہ صفحہ اوّل

روا رکھا گیا ہو ان اقوام کو اب اتنی ہی عزت ملنی چاہیئے جو اللہ تعالےٰ انہیں دینا چاہتا ہے یہ کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے اور یہ مغربی افریقہ کی اقوام کا حق ہے ان پر احسان نہیں اس لئے یہ سفر بہت ضروری ہے قدرت تو صرف اللہ تعالےٰ کو ہے ہمارے پاس ظاہری ذرائع ہیں نہیں صرف اللہ تعالےٰ کا سہارا ہے اور یہ سہارا ہمارے لئے کافی ہے۔ تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ اس سفر کو بابرکت فرمائے اور اس کی اغراض کو پورا فرمائے۔

پانچ اپریل کو صبح ہی صبح احباب حضور کی قیام گاہ پر اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ نماز فجر پڑھ کر اجتماعی دعا حضور نے فرمائی ایئرپورٹ پر احباب جماعت کراچی تزئیب اور ادب کے ساتھ دورتک دو رویہ صفیں باندھے کھڑے تھے۔ وہاں بھی حضور نے دعا فرمائی اور جہاز بوئنگ (B-2) (Boeing) کی فلائٹ PR-721 پر صبح سات بج کر ۳۵ منٹ پر اپنی عاشق اور مخلص اور فدائی جماعت کی دعاؤں کے درمیان حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس سفر پر روانہ ہوئے۔ پاکستان ٹائم سوا دس بجے صبح اور طہران ٹائم پونے نو بجے صبح کے مطابق طہران پہنچے۔ ہوائی اڈے کے باہر مخلص جماعت مرد عورتیں بچے پھولوں اور دعاؤں کے ہار لئے منتظر تھے مکرم مشتاق احمد صاحب، عبدالخالق صاحب اور افضل صاحب موجود تھے۔ محمد عالم صاحب پاکستان سے وقف عارضی پر اپنے بیٹے افضل صاحب کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی تھے احباب جماعت باہر ہی کھڑے تھے کیونکہ آگے جانے والے مسافروں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی نہ ہی باہر سے لوگ اندر ان کے پاس آسکتے ہیں۔ مقامی جماعت نے کوشش بھی کی تھی لیکن کامیابی نہیں ہوئی تھی حضور پرنور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے غلاموں کی بے تابی اور جماعت کے لئے اپنی بے پایاں محبت و شفقت سے مجبور ہو کر ڈیوٹی آفیسر سے مسکرا کر فرمایا کہ یہ لوگ مجھے ملنا چاہتے ہیں کیا وہ آسکتے ہیں اس پر اس نے ایک نظر حضور کی جانب دیکھا اور پھر خوشی اور بشاشت سے عرض کیا یہ سب لوگ آسکتے ہیں۔ الحمد للہ۔

طہران سے استنبول دو گھنٹے ۳۲ منٹ کا سفر ہے طہران سے لوکل ٹائم نو بجکر ۲۵ منٹ (پاکستان ٹائم دس بج کر ۵۵ منٹ پر) استنبول کے لئے روانہ ہوئے۔ انقرہ سے آگے شدید مخالف ہوا کی وجہ سے جہاز پہلے بارہ منٹ پھر ۲۲ منٹ اور بالآخر ۳۷ منٹ لیٹ پہنچا اُس وقت پاکستان میں دو بجکر دس منٹ تھے اور استنبول میں سوا گیارہ۔

حضور مع حضرت بیگم صاحبہ ایئرپورٹ پر تشریف لے گئے ترکی پہنچ کر احساس یہی ہوتا ہے جیسے ہم اپنے گھر میں پہنچ گئے ہوں۔ ترک بھی پاکستانی بھائیوں سے بہت محبت سے پیش آتے ہیں ایک ٹرکش نیوز ایجنسی کا نمائندہ جو ایئرپورٹ پر موجود تھا پہلے تو دُور سے حضور کے فوٹو لیتا رہا۔ پھر آیا اور ادب سے سوال کرتا رہا۔ جب اسے علم ہوا کہ حضور تبلیغ اسلام کے لئے افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں تو اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا ترجمانی کے لئے وہ خود ہی ایئرپورٹ کے کسی ٹرکش افسر کو لے آیا۔

استنبول سے بارہ بجے جنیوا کے لئے روانہ ہوئے اس وقت پاکستان میں تین بجے شام کا وقت تھا۔

ایک بج کر پچاس منٹ مقامی وقت (۵ بجکر ۵۰ منٹ شام پاکستانی وقت) پر پاکستان جہاز نے اعلان کیا کہ جنیوا میں برف باری ہو رہی ہے اور عنقریب موسم کے درست ہونے کا کوئی امکان نہیں اس لئے جنیوا اترنے کی بجائے جہاز سیدھا لندن جائے گا۔ وہاں سے جنیوا آنے کا بندوبست کیا جائے گا۔ مسافر تو پریشان ہو کر اٹھ کھڑے۔ مسکراتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بہتری مقصود ہوگی۔ لنڈن ساڑھے تین بجے (ساڑھے سات بجے شام پاکستان ٹائم) پہنچ گئے۔ وہاں ایک گھنٹہ کے قریب توقف فرمایا۔ پھر پی آئی اے والوں نے BORC کی فلائٹ نمبر BA-724 پر زیورک پہنچنے کا انتظام کیا۔ جہاز مقامی وقت کے مطابق سوا چار بجے شام روانہ ہونے والا تھا۔ کہ محترم امام بشیر صاحب رفیق حضور کی لندن ایئرپورٹ پر موجودگی کا علم پاکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو پہلے علم نہ تھا۔ بلکہ کسی کو بھی پتہ نہ تھا کہ حضور لندن بھی تشریف لائیں گے۔ سوئٹزرلینڈ کی جماعت محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت جنیوا کے ہوائی اڈہ پر سراپا انتظار تھی۔ ان کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس اور ڈاکٹر اناتولو کیوسی (جو قرآن کریم کا اسپرانٹو میں ترجمہ کر چکے ہیں اور یہ ترجمہ اتنا مقبول ہوا ہے کہ چند ماہ میں بک گیا اور اب دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے) بھی ساتھ موجود تھے جہاز زیورک کے ہوائی اڈے پر پونے چھ بجے شام پاکستانی وقت کے مطابق پونے دس بجے شب پہنچا کچھ احباب جماعت جنیوا سے بذریعہ ہوائی جہاز زیورک پہنچ گئے ان میں محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر اناتولو کیوسی صاحب شامل تھے۔ کچھ بذریعہ کار جنیوا سے زیورک واپس آئے جن میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم اسحٰق خلیل صاحب اور عبدالسلام صاحب شامل تھے۔ مشن ہاؤس میں ڈاکٹر آصف صاحب جو مغرب یوگو سلاویہ کے رہنے والے مخلص احمدی مسلمان ہیں مع اپنے چچا صاحب کے حاضر تھے۔ آصف صاحب بہت قابل نوجوان ہیں ماشاء اللہ۔ طب میں ایم ڈی اور ڈی ایس سی کی ڈگریاں ہیں آکسفورڈ کے تاریخ التمثیل ہیں اور اسلامی لٹریچر سے خوب واقف ہیں۔ یوگو سلاویہ کے ایک معزز اور صاحب حیثیت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور حضور پُرنور سے عاشقانہ تعلق رکھتے ہیں۔

جس وقت حضور مشن ہاؤس پہنچے تو برف باری ہو رہی تھی۔ جس کمرہ میں بیٹھا یہ رپورٹ مرتب کر رہا ہوں اس کی کھڑکی سے برف ہی برف نظر آرہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے اگرچہ اس لمبے سفر کی وجہ سے جو سترہ گھنٹے سے زیادہ کا ہے حضور تھکے ہوئے ہیں دل کی دھڑکن کی تکلیف جو کھانا کھانے کے بعد ہو جاتی ہے ابھی ہے۔ سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈاکٹر اناتولو کیوسی۔ ڈاکٹر آصف اور دیگر احباب کے درمیان حضور دیر تک تشریف فرما رہے

حضور تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا خوشبودار تحفہ بھجواتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ تمام بھائی اور بہنیں التزام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ حضور کے اس خالصۃً دینی سفر کو جو اللہ تعالےٰ کی خاطر اختیار کیا گیا ہے ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور حضور مع خدام بخیر و عافیت اپنے عاشق اور محبوب اور مہجور مرکزی خدام میں واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

عہدیدارانِ جماعت سے گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ شہادت / اپریل کے آخر میں ختم ہو رہا ہے صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں مگر بجٹ کی خاصی رقم ابھی باقی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ بجٹ ہر حال پورا ہونا چاہیئے جیسا کہ حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ / تبلیغ / فروری سے واضح ہے۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ وصیت بشرح چندہ عام۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کی وصول کے لئے ان دنوں ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک کہ بجٹ سو فیصد پورا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

رقوم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجوانے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد)

درخواستِ دعا

ربوہ — مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال آجکل پھر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(مختار احمد ہاشمی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴